پروفیسر محمد اکرام تائب

جوانمردی

کاٹ دینا بے گناہوں کا گلا تلوار سے
کر لیا اِغوا جسے چاہا بھرے بازار سے
خون کے دریا بہا دینا در و دیوار سے
آج کے اس دور میں تو ہے جوانمردی یہی

دن کو سب کے سامنے بینکوں میں ڈاکے ڈالنا
دشمنانِ ملک و ملت کو گھروں میں پالنا
ایک چوتھائی پہ اس پولیس کو پس ٹالنا
آج کے اس دور میں تو ہے جوانمردی یہی

لوٹ لینا روک کر رہ میں کسی بارات کو
محفلوں میں مار دینا سامعین حضرات کو
بھول کر بھی یاد نہ کرنا خدا کی ذات کو
آج کے اس دور میں تو ہے جوانمردی یہی

اپنی مِلکیت بنا لینا کرائے کا مکان
خاک میں ہنس کر ملا دینا وقارِ دوستاں
بے اصولی ہے اصولِ زندگی رسمِ جہاں
آج کے اس دور میں تو ہے جوانمردی یہی

قرض لے کر دوستوں سے پھر نہ ان کو موڑنا
گر تقاضا واپسی کا ہو تو سر بھی پھوڑنا
اپنے ہمسائے کا تالا سب سے پہلے توڑنا
آج کے اس دور میں تو ہے جوانمردی یہی

آپ سے کمتر سمجھنا اپنے ہی استاد کو
اور بھی غمگین کر دینا دلِ ناشاد کو
آپ ہی آواز دینا ہر نئی افتاد کو
آج کے اس دور میں تو ہے جوانمردی یہی